

عثمانِ غنی کے 3 خاص آوصاف

05 June 2026



(For Islamic Brothers)

ہند بھر میں دعوتِ اسلامی (انڈیا) کے تحت
یومِ عثمانِ غنی کے اجتماعات میں ہونے والا بیان

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ النَّبِيِّينَ ط

أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَى إِلِكِ وَأَصْحَابِكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَعَلَى إِلِكِ وَأَصْحَابِكَ يَا نُورَ اللَّهِ

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْعِتْكَافِ (ترجمہ: میں نے سنتِ اعتکاف کی نیت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخل مسجد ہوں، یاد آنے پر اعتکاف کی نیت کر لیا کریں

کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ یاد رکھئے! مسجد میں کھانے، پینے،

سونے یا سحری، افطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دم کیا ہو اپانی پینے کی بھی شرعاً

اجازت نہیں، البتہ اگر اعتکاف کی نیت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضمناً جائز ہو جائیں گی۔

اعتکاف کی نیت بھی صرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اس کا مقصد

اللہ تعالیٰ کی رضا ہو۔ ”فتاویٰ شامی“ میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اعتکاف

کی نیت کر لے، کچھ دیر ذکر اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھانی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی، مکی مدنی، مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

اے لوگو! بیشک روزِ قیامت اس کی دہشتوں (یعنی گھبراہٹوں) اور حساب کتاب سے جلد نجات

پانے والا وہ ہوگا، جس نے مجھ پر دنیا میں بکثرت درود پڑھے ہوں گے۔⁽¹⁾

دولت جو چاہو دونوں جہاں کی
روزِ قیامت میزان و پُل پر
پوچھے گا مولیٰ لایا ہے کیا کیا
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

کر لو وظیفہ نام مُحَمَّد
دے گا سہارا نام مُحَمَّد
میں یہ کہوں گا نام مُحَمَّد (1)
صَلَّى اللهُ عَلَی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَفْضَلُ الْعَمَلِ الْبَرِّ الصَّادِقَةُ سَجِّی نیت سب سے افضل عمل ہے۔ (2) اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ﴿عَلِّم سِکْھِنَے کے لئے پورا بیان سُنوں گا﴾ ﴿بِأَدَبٍ بَیْطُھوں گا﴾ ﴿دورانِ بیان سُسْتی سے بچوں گا﴾ ﴿اِبْنِی اِصْلَاحِ کے لئے بیان سُنوں گا﴾ ﴿جُو سُنوں گا﴾ دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!
صَلَّى اللهُ عَلَی مُحَمَّد

کنکریاں تسبیح کرنے لگیں

حضرت أَبُو ذَرَّ عَفَّارِی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صحابی رسول ہیں، آپ فرماتے ہیں: میں مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کا ذکر ہمیشہ خیر ہی سے کرتا ہوں (یعنی اُن کی کبھی بھی بُرائی نہیں کرتا، جب بھی اُن کی بات ہو، تعریف ہی کرتا ہوں، ایسا کیوں ہے؟ فرماتے ہیں:) آپ کی ایک شان ہے جو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھی تھی۔

1... قبالة بحشش، صفحہ: 133 تا 135 ملقطا۔

2... جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

اب وہ شان جو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے اپنی آنکھوں سے دیکھی تھی، خود انہی کی زبانی سنئے! فرماتے ہیں: میں پیارے آقا، کمی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خلتوں کا عاشق تھا، تلاش میں رہتا تھا، جب کبھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تنہا ہوتے، میں فوراً حاضر ہو جاتا اور علم دین سیکھتا۔ ایک دن میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکیلے تشریف فرما ہیں، میں نے موقع غنیمت جانا اور فوراً حاضر ہو گیا ﴿ابھی بیٹھا ہی تھا (تھوڑی ہی دیر گزری تھی) کہ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی وہاں پہنچ گئے۔ انہوں نے حاضر ہو کر سلام عرض کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب عنایت فرمایا اور پوچھا: ابو بکر! کیا بات تمہیں اس وقت یہاں کھینچ لائی؟ عرض کیا: اللہ ورسول کی محبت کھینچ لائی ہے۔

﴿ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بھی آگئے، انہوں نے بھی سلام کیا اور بیٹھ گئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے پوچھا: عمر! کیا بات اس وقت کھینچ لائی؟ عرض کیا: اللہ ورسول کی محبت۔ ﴿تھوڑی دیر بعد مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی آگئے۔ انہوں نے بھی سلام کیا اور بیٹھ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے بھی پوچھا: تمہیں کیا بات اس وقت کھینچ لائی؟ انہوں نے بھی یہی عرض کیا: اللہ ورسول کی محبت کھینچ لائی ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول ذیشان، کمی مدنی سلطان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مبارک میں 7 یا 9 کنکریاں (Pebbles) تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اپنی ہتھیلی پر رکھا تو سُبْحٰنَ اللہ! ان کنکریوں نے تسبیح شروع کر دی۔ میں اور سب حاضرین ان کی آواز سن رہے تھے۔

پھر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے وہ کنکریاں زمین پر رکھ دیں تو وہ خاموش ہو گئیں۔ پھر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے دوبارہ کنکریاں اٹھائیں اور حضرت صَدِّيقِ الْكَبيرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے ہاتھ مبارک میں دے دیں۔ جیسے ہی وہ حضرت صَدِّيقِ الْكَبيرِ کے ہاتھ میں گئیں، پھر تسبیح پڑھنے لگیں، اُن کی آواز ہم حاضرین سُن رہے تھے۔ اس کے بعد جو نہی اُنہیں زمین پر رکھا گیا تو وہ پھر خاموش ہو گئیں۔

پھر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے کنکریاں حضرت فاروقِ اعظمِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے ہاتھ پر رکھ دیں۔ وہ پھر تسبیح پڑھنے لگیں، پھر زمین پر رکھا تو خاموش ہو گئیں، تیسری بار آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے وہ کنکریاں حضرت عثمانِ غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے ہاتھ پر رکھیں، اُنہوں نے پھر تسبیح پڑھنی شروع کر دی، زمین پر رکھی گئیں تو خاموش ہو گئیں۔ اب آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: هَذِهِ خِلاَفَةُ السُّبُوَّةِ یعنی یہ نبوت کی خلافت ہے۔⁽¹⁾ اس کے بعد آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے باقی حاضرین کے ہاتھ پر کنکریاں رکھیں، مگر کسی کے ہاتھ میں جا کر اُنہوں نے تسبیح نہیں پڑھی۔

ترتیبِ خلافت

پیارے اسلامی بھائیو! اس ایمان افروز حدیثِ پاک میں ترتیبِ خلافت (Order of Succession) کا بیان ہے، سب سے پہلے کنکریاں ❀ پیارے آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ہاتھ مبارک میں آئیں ❀ پھر حضرت صَدِّيقِ الْكَبيرِ ❀ پھر فاروقِ اعظمِ ❀ پھر عثمانِ غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے ہاتھ میں۔ خلافت کی ترتیب بھی یہی ہے (1): پہلے خلیفہ صَدِّيقِ الْكَبيرِ (2): دوسرے خلیفہ فاروقِ اعظمِ (3): اور تیسرے خلیفہ حضرت عثمانِ غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ہیں۔

ان کنکریوں کے تسبیح پڑھنے میں اشارہ ہے جس طرح پیارے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چلتے پھرتے مُردے جلا کر اُن کے اندر ایمانی زندگی پیدا فرمادی، اللہ پاک کے ذِکر کو عام کیا، لوگوں کو نیک بنایا، اسلام پھیلا دیا ہے، اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد، آپ کے نائب اور خلیفہ کے طور پر یہ تاثیر (power) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مبارک میں آئے گی، پھر یہ تاثیر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اور اُن کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں آجائے گی۔

یہ بھی عرض کر دوں کہ چوتھے خلیفہ مولائے کائنات حضرت مولیٰ علی المرتضیٰ شیر خُدا رضی اللہ عنہ ہیں، وہ چونکہ اس موقع پر موجود نہیں تھے، اس لیے اُن کا ذِکر خیر نہ آیا، وہ حاضر ہوتے تو ضرور ان کے ہاتھ پر بھی کنکریاں تسبیح پڑھتیں۔

ترتیبِ خلافت کا قرآن میں ذِکر

پیارے اسلامی بھائیو! اسی ترتیبِ خلافت کا ذِکر قرآن کریم کی اس آیت کریمہ میں بھی ہے، اللہ پاک فرماتا ہے:

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ
 أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَدْرِئُهُمْ
 مِّنْ كَعَابِ السُّجُودِ أَلْيَبِيتُوهَا فُضُلًا مِّنَ اللَّهِ
 وَرِضْوَانًا سُبُلَهُمْ فِي وَجُوهِهِمْ مِّنْ أَثَرِ
 السُّجُودِ^ط (پارہ 26، سورہ فتح: 29)

ترجمہ: کثر العزفان: محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت، آپس میں نرم دل ہیں۔ تو انہیں رکوع کرتے ہوئے، سجدے کرتے ہوئے دیکھے گا، اللہ کا فضل و رضا چاہتے ہیں، ان کی علامت ان کے چہروں میں سجدوں کے نشان سے ہے۔

علمائے کرام فرماتے ہیں: اس آیت کریمہ میں ﴿وَالَّذِينَ مَعَهُ﴾ اور ان کے ساتھ والے سے مراد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں ﴿أَشِدَّاءَ عَلَى الْكُفَّارِ﴾ (کافروں پر سخت) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہیں ﴿مُرَحَّاءَ بَيْنَهُمْ﴾ (آپس میں نرم دل ہیں) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ﴿اور تَرَاهُمْ مُرَكَّعًا سَجْدًا﴾ (تو انہیں رکوع کرتے ہوئے، سجدے کرتے ہوئے دیکھے گا) سے مراد چوتھے خلیفہ حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ ہیں۔⁽¹⁾

چھاڑ یَارَشْ تَا تَاجِ اَصْفِيَا نَشْدَنْدُ نَدَاشَتْ سَاعِدِ دِيْنِ يَا زَهْ دَا شَتْ يَا زَا
مَفْهُوم: چار یارانِ نبی، ابو بکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم، دینِ مبین کی قوت و طاقت ہیں، انہوں نے دین کو مضبوط کیا اور عالم میں ہر طرف پھیلا دیا۔

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّد

محبت کش رکھتی ہے

پیارے اسلامی بھائیو! کنکریوں کی تسبیح والا جو واقعہ ہم نے سنا، اس میں ایک ایمان افروز بات ہے، جس کی جانب میں توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ دیکھیے! رسولِ ذیشان، کئی مدنی سلطان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکیلے تشریف فرماتھے، یعنی معمول کے مطابق یہ کسی درس وغیرہ کا وقت نہیں تھا۔

اب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی اپنے گھر پر ہوں گے، کوئی کام کاج پر ہوں گے لیکن جب یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے، محبوبِ ذیشان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تینوں سے ایک سوال پوچھا: تمہیں کیا چیز یہاں کھینچ لائی ہے؟ یعنی نہ یہ نماز کا

وقت ہے، نہ دُزس کا وقت ہے، نہ علمِ دین کے کسی حلقے کا وقت ہے تو تم لوگ ایسے وقت خلافِ معمول کس وجہ سے آئے ہو؟ ان تینوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک ہی جواب تھا: ہمیں اللہ ورسول کی محبت کھینچ لائی ہے۔

گویا یہ کہہ رہے تھے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم اپنے کام کاج میں مضروف تھے، ہم گھر پر تھے، ہم اپنے بچوں کے ساتھ تھے مگر دل بے چین ہو رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد ستارہی تھی، کام کاج میں دل نہیں لگ رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت، آپ کے دیدار کی چاہت ہمیں اس وقت یہاں کھینچ لائی ہے۔

سُبْحَانَ اللَّهِ! پتا چلا؛ محبت کے اندر کشش ہوتی ہے۔ محبت کھینچتی ہے۔ ہمارے ہاں بھی لوگ محبت کا دعویٰ تو کرتے ہیں، کہتے ہیں: ہم عاشقِ رسول ہیں مگر ان کے اندر کشش نظر نہیں آتی ❀ دکان پر ہیں، نماز کا وقت ہو گیا، دل مسجد کی طرف کھینچتا نہیں ہے ❀ درود پاک پڑھے ہوئے کتنے کتنے دن گزر جاتے ہیں، دل بے چین نہیں ہوتا ❀ تلاوتِ قرآن کی طرف دل مائل نہیں ہوتا ❀ مدینے کی یاد ستاتی نہیں ہے، آنکھوں میں آنسو نہیں آتے ❀ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری پیاری سنتوں پر چلنا نصیب نہیں ہوتا ❀ عمامہ شریف باندھنے پر دل مجبور نہیں کرتا ❀ داڑھی شریف معاذ اللہ! کٹوا ڈالتے ہیں، دل میں ہلچل نہیں مچتی۔ پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں غور کرنا چاہیے...!! دل میں محبت کا دعویٰ ہے تو پھر سنتِ مصطفیٰ کی طرف، ذِکرِ مصطفیٰ کی طرف، یادِ مصطفیٰ کی طرف دل کا کھچاؤ کیوں نہیں ہے...؟

میں یہ نہیں کہوں گا کہ ہمارے دل میں عشقِ رسول موجود نہیں ہے، دلوں کے حال اللہ پاک بہتر جانتا ہے لیکن حالات دیکھ کر لگتا یہ ہے کہ ہماری محبت بڑی کمزور ہے، ہمارے دل میں کشش نہیں ڈالتی۔ کاش! ہم دعوے کے ساتھ ساتھ عملی طور پر بھی پیارے آقا، کسی مدنی

مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ صحیح معنوں میں محبت کرنے لگ جائیں، کاش! سنتوں سے پیار ہو جائے اور ہم سنتوں کی چلتی پھرتی تصویر بن جائیں۔

بے نمازی رہیں کچھ نہ روزے رکھیں | ان کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
جو کہ گانے سنیں فلم بنی کریں | ان کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
داڑھیاں جو منڈائیں کریں غیبتیں | ان کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّد

حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کا مختصر تعارف

پیارے اسلامی بھائیو! ذوالحج شریف کی 18 تاریخ کو مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کا عرس پاک ہوتا ہے (2) * آپ صحابی رسول ہیں * دُور کے رشتے سے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بھانجے لگتے ہیں * آپ نے چوتھے یا پانچویں نمبر پر اسلام قبول کیا (3) * بہت فضیلت والے ہیں * دوسرے خلیفہ حضرت فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے بعد آپ خلیفہ مقرر ہوئے * 12 سال تک خلافت کے فرائض ادا فرمائے * آخر 18 ذوالحج کو انتہائی مظلومیت کے ساتھ مدینہ پاک میں شہید ہوئے۔ (4)

خَلْقِ پَہ لَطْفِ خُدَا حضرت عثمان ہیں | جُمْلہ مرض کی دوا، درد کے درمان ہیں
بَابِ سَخَا کُھل گیا، دیکھا جو یہ ماجرا | غازیانِ مُصْطَفَی بے سرو سامان ہیں (5)



1... وسائل بخشش، صفحہ: 649-650 ملقطاً۔

2... اسد الغابہ، رقم: 3589، عثمان بن عفان رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، جلد: 3، صفحہ: 585۔

3... نزہۃ القاری، جلد: 1، صفحہ: 544 خلاصہ۔

4... طبقات الکبریٰ، رقم: 14، عثمان بن عفان، جلد: 3، صفحہ: 57۔

5... دیوان سالیک، صفحہ: 29۔

سیدھے راستے والے

پارہ: 14، سورہ نحل کی آیت نمبر 76 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

وَمَنْ يَأْمُرْ بِالْعَدْلِ وَهُوَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٥٦﴾
 ترجمہ: کثر العرفان: جو عدل کا حکم کرتا ہے اور وہ سیدھے راستے پر بھی ہے۔

ترجمان القرآن، صحابی رسول حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس آیت میں تیسرے خلیفہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شان کا بیان ہے۔⁽¹⁾ بتایا جا رہا ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ خود بھی صراطِ مستقیم پر ہیں ❀ سیدھے رستے پر چلتے ہیں اور ❀ ساتھ ہی ساتھ دوسروں کو بھی عدل و انصاف (Justice and fairness) کا درس دیتے ہیں۔ اس آیت کریمہ سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی 2 شانیں معلوم ہوئیں: (1): آپ صراطِ مستقیم پر (یعنی سیدھے رستے پر چلنے والے بھی) ہیں اور (2): دوسروں کو نیک راستے کا مسافر بھی بناتے ہیں۔

نیک بنیئے اور بناتے رہیے!

پیارے اسلامی بھائیو! ہم ذرا توجہ کریں تو یہی تو ہمارا مدنی مقصد بھی ہے:

مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَاءَ اللهُ الْكَرِيمِ!
 یعنی وہ 2 اعلیٰ و صف جن پر قرآن کریم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی تعریف فرمائی، یہی 2 و صف ہم نے بھی اپنانے ہیں، خود بھی ہمیشہ سیدھے راستے پر چلتے رہنا ہے، دوسروں کو بھی اسی کی ترغیب دلاتے رہنا ہے۔

نیکی کی دعوت لذت بھری عبادت ہے

حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں: میں نے عبادت کی لذت 4 چیزوں میں پائی ہے: (1): بِنِ اِدَاءِ فَرَائِضِ اللّٰهِ یعنی اللہ پاک کے فرائض کی ادائیگی میں (2): بِنِ اِحْتِنَابِ مَحَارِمِ اللّٰهِ اللہ پاک کی حرام کی ہوئی چیزوں سے بچنے میں (3): بِنِ الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ اِتِّتْعَاءِ ثَوَابِ اللّٰهِ رِضَاۤءِ الْاٰلِیِّیْنَ کے حصول کے لیے نیکی کی دعوت دینے میں (4): بِنِ النَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ اِتِّقَاءِ غَضَبِ اللّٰهِ اور اللہ پاک کے غضب سے بچنے کے لیے بُرائی سے منع کرنے میں۔⁽¹⁾

میں مُبَلِّغِ بنوں سنتوں کا، خُوب چرچا کروں سنتوں کا
یا خُدا! درس دوں سنتوں کا، ہو کرم! بہر شاہِ مدینہ (2)
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلَی مُحَمَّدٍ

عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے 3 خاص اوصاف

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی شانیں تو بے شمار ہیں، قرآنِ کریم کی کئی آیات بھی آپ کی شان میں نازل ہوئیں، احادیث میں بھی آپ کی بہت ساری شانیں بیان ہوئی ہیں، البتہ! آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے 3 خاص اوصاف ہیں، جو دیگر صحابہ میں بھی ضرور موجود تھے مگر آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ میں ان کا جَلْوہ زیادہ دکھائی دیتا ہے۔ وہ 3 اوصاف یہ ہیں: **مُحْضُورِ دَاتَا كَجَبْخَشِ عَلِي هَجُوِي رِي رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ** فرماتے ہیں: مشائخِ طریقت یعنی بڑے بڑے اولیائے کرام نے (1): **هَدِيَّةِ مَالِ وَجَانِ** (یعنی اللہ پاک کے نام پر جان و مال قربان کرنا) (2): **تَسْلِيمِ**

1... اَلْمُنْبَهَاتِ لابن حجر، صفحہ: 31-

2... ووسائلِ بخشش، صفحہ: 189-

اُمور (یعنی اللہ پاک کی لکھی ہوئی تقدیر پر راضی ہو جانا) اور (3): اِخْلَاص (یعنی ہمیشہ رُب کی رضا کا طلب گار رہنا)، یہ 3 خاص اوصاف حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے سیکھے ہیں۔⁽¹⁾

مُغْلُوم ہوا؛ ﷺ اللہ ورسول کی خاطر جان و مال کا نذرانہ اور بھی صحابہ نے پیش کیا مگر جس انداز سے حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے پیش کیا، یہ آپ ہی کا خاصہ ہے ﷺ سارے ہی صحابہ اللہ پاک کی تقدیر پر راضی رہنے والے ہیں مگر جس شان کے ساتھ حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ راضی رہے، یہ آپ کی خصوصی شان ہے ﷺ سارے ہی صحابہ اللہ پاک کی رضا کے طلب گار ہیں مگر جس شان کے ساتھ آپ طلب گار ہوئے، یہ ان ہی کی شان ہے۔

(1-2) نذرانہ جان اور تقدیر پر راضی رہنا

انہیں آزمائش آئے گی

صحابی رسول حضرت اَبُو مُوسَى اشعری رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں: ایک دن میں رسول اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ مدینے کے باغوں (Gardens) میں سے ایک (Garden) باغ میں تھا ﷺ ایک شخص آیا، اس نے دروازے پر دستک دی، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اِفْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ اس کے لیے دروازہ کھول دو اور اُسے جنت کی بشارت دو۔ فرماتے ہیں: میں نے دروازہ کھولا تو یہ حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تھے، میں نے انہیں جنت کی خوشخبری سنادی۔ انہوں نے اللہ پاک کا شکر ادا کیا ﷺ کچھ دیر کے بعد پھر دروازے پر دستک ہوئی، پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے پھر فرمایا: اِفْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ دروازہ کھول دو اور اسے (یعنی آنے والے کو) جنت کی

خوشخبری سنادو! حضرت اَبُو مُوسَىٰ اَشْعَرِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں: میں نے دروازہ کھولا، یہ آنے والے حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تھے، میں نے انہیں بھی جنت کی خوشخبری سنائی، انہوں نے بھی اللہ پاک کا شکر ادا کیا (اور بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گئے) ﴿کچھ دیر کے بعد تیسری مرتبہ پھر دروازے پر دستک ہوئی، اس بار غیب کی باتیں جاننے والے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اِفْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلَدِى تَصِيْبُهُ لِعَنِى دَرُوٰزَهٗ كَهْلُو دُو اور آنے والے کو بتادو کہ ایک مصیبت جو انہیں پہنچے گی، اس کے بعد یہ جنتی ہیں۔

حضرت اَبُو مُوسَىٰ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں: میں نے دروازہ کھولا تو سامنے حضرت عثمانِ غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تھے، میں نے انہیں جنت کی خوشخبری سنائی اور یہ بھی بتایا کہ عنقریب انہیں ایک امتحان دُرُپیش ہوگا، حضرت عثمان رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے جنت کی خوشخبری ملنے پر اللہ پاک کا شکر ادا کیا اور کہا: اَللّٰهُ اَلْمُسْتَعَانُ اللّٰهُ مَدَدُكَ اَرِهٖ (یعنی مجھے جو مصیبت پہنچے گی، اللہ پاک کی مدد سے ان شاء اللہ اَللّٰهُ اَلْكَرِيْم! میں اس میں کامیاب ہو جاؤں گا)۔⁽¹⁾

اس حدیثِ پاک میں بھی دیکھیے! پیارے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے غیب کی خبر دی اور بتایا کہ عثمانِ غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ایک امتحان سے گزرے گا، پھر اس امتحان میں کامیاب بھی ہوں گے اور اُس کے بعد جنت میں پہنچ جائیں گے۔ سُبْحٰنَ اللّٰهِ! یہ ہے میرے مَجْبُوْب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا عِلْمِ غَيْب...!! اسی لیے تو ہم کہتے ہیں:

تیری عطا سے خدایا حضور جانتے ہیں	جو ہو چکا ہے جو ہو گا حضور جانتے ہیں
مقام اُن کی حیا کا حضور جانتے ہیں	وہی ہیں پیکرِ شرم و حیا و دُو التَّوْرِيْن

شہادت کا شدت سے انتظار

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھیے! حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بتا دیا گیا کہ آپ کی تقدیر میں ایک بڑا امتحان لکھا جا چکا ہے، آپ کو اس امتحان سے گزرنا ہو گا۔ اب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اس تقدیر پر کس حد تک اور کس انداز سے راضی تھے؟ قرآن کریم کی آیت سنیے!

اللہ پاک فرماتا ہے:

فِيهِمْ مَن قَضَىٰ نَجْبَهُ وَمِنْهُمْ مَن يَنْتَظِرُ ۗ | تَرْجَمَهُ كَنُزُ الْعَرْفَانِ : تو ان میں کوئی اپنی منت
(پارہ: 21، سورہ احزاب: 23) پوری کر چکا اور کوئی ابھی انتظار کر رہا ہے۔

یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کچھ تو وہ ہیں جو شہادت کا رتبہ پا چکے اور کچھ ابھی انتظار کر رہے ہیں۔ علمائے تفسیر فرماتے ہیں: ان انتظار کرنے والوں سے مراد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں۔⁽¹⁾

سُبْحٰنَ اللّٰہ! کیا شانِ عثمان غنی ہے...!! آپ کو بتایا جا رہا ہے کہ آپ کی تقدیر میں ایک بڑی آزمائش لکھی جا چکی ہے، اس آزمائش سے گھبرا کر دُعائیں نہیں مانگتے، واہلا نہیں کرتے۔

ہمارے ہاں تو لوگ چیخ پکار مچا دیتے ہیں، شکوے شکایات شروع کر دیتے ہیں ❀ میں نے کسی کا کیا بگاڑا تھا ❀ آخر میرے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوتا ہے؟ ❀ میں ہی کیوں بیمار پڑ گیا ❀ میری ہی قسمت میں غربت کیوں آئی ہے؟ معاذ اللہ! لوگ ایسے شکوے کرتے ہیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شان دیکھیے! آپ آنے والی آزمائش پر شکوے کرنا تو دُور کی

بات ہے، دل میں خیال بھی نہیں لاتے بلکہ اس آزمائش تک پہنچنے اور ثابت قدمی دکھاتے ہوئے شہادت کے رُتبے تک پہنچنے کا شدت سے انتظار کر رہے ہیں۔

واقعہ شہادت

پیارے اسلامی بھائیو! وہ آزمائش کیا تھی؟ کتنا شدید امتحان تھا؟ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اس میں کامیاب کیسے ہوئے؟ سنیے! روایات میں ہے: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت کا آخری سال تھا، کچھ منافقوں نے آپ کے خلاف سازش رچائی، نتیجہ مصر کے لوگوں نے آپ کے خلاف بغاوت کر دی اور مدینہ پاک آکر آپ کے گھر مبارک کا گھیراؤ کر لیا۔ اب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اندر ہیں، آپ کو باہر بھی نہیں نکلنے دیا جا رہا، باہر سے کھانے پینے کا کوئی سامان اندر نہیں جانے دیا جا رہا، کئی دن آپ نے اسی طرح گزار دیئے! آپ کے چاہنے والوں کی طرف سے بار بار عرض کیا جاتا رہا کہ عالی جاہ! حکم دیجیے! ہم ان باغیوں کو کچھ ہی دیر میں یہاں سے ہٹا دیں گے مگر آپ کا ایک ہی جواب تھا: پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے اور میں اس پر صبر کرتا رہوں گا۔⁽¹⁾

خون ریزی منظور نہ فرمائی

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بے مثال صبر پر قربان...!! جام شہادت تو پی لیا مگر مدینہ پاک میں مسلمانوں کا خون بہنا پسند نہ فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے مکان عالی شان کا محاصرہ ہوا اور پانی بند کر دیا گیا ❁ جاں نثاروں نے دولت خانے پر حاضر ہو کر بلوائیوں سے مقابلے کی اجازت چاہی مگر آپ رضی اللہ عنہ نے اجازت دینے سے انکار فرما دیا اور ❁ جب آپ رضی اللہ

1... ریاض النضرۃ، جز: 3، الباب الثالث، الفصل الحادی عشر، ذکر عرض علی وغیرہ... الخ، صفحہ: 60 و 61 خلاصہ۔

عنه کے غلام ہتھیاروں (weapons) سے لیں ہو کر اجازت کے لیے حاضر ہوئے تو فرمایا: اگر تم لوگ میری خوشی چاہتے ہو تو ہتھیار کھول دو اور سُنو! تم میں سے جو بھی غلام ہتھیار کھول دے گا میں نے اُس کو آزاد کیا۔ اللہ پاک کی قسم! خُون بہانے سے پہلے میرا شہید ہو جانا مجھے زیادہ محبوب ہے۔ میری شہادت لکھ دی گئی ہے اور رسول ذیشان، محبوبِ رَحْمٰنِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھے اِس کی خوشخبری دے دی ہے۔ حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللہُ عَنْہُ نے اپنے غلاموں سے فرمایا: اگر تم نے جنگ کی پھر بھی میری شہادت ہو کر رہے گی۔⁽¹⁾

رکھا محضور اُن کو بند ان پر کر دیا پانی | شہادت حضرت عثمان کی بے شک ہے لاثانی⁽²⁾

عثمان غنی کی ابراہیم علیہ السلام سے مشابہت

پیارے اسلامی بھائیو! اِس مقام پر حضور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ نے بڑا علمی نکتہ بیان فرمایا ہے، لکھتے ہیں: اِس محاصرے کے دوران ایک مرتبہ حضرت امام حسن مجتبیٰ رَضِيَ اللہُ عَنْہُ حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللہُ عَنْہُ کے پاس تشریف لائے، عرض کیا: اے اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ! اجازت دیجیے! ہم ان باغیوں کو ان کے اُنجام تک پہنچادیں۔ حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: اے بھتیجے! گھر جائیے! آرام کیجیے! یہاں تک کہ تقدیر کا لکھا غالب آجائے، لَا حَاجَةَ لَنَا فِي اَهْرَاقِ الدِّمَاءِ ہمیں خُون بہانے کی حاجت نہیں ہے۔

داتا محضور یہ روایت لکھنے کے بعد فرماتے ہیں: حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللہُ عَنْہُ کی سیرت پاک کا یہ والا پہلو کہ باغی گھیر اُوکیے ہوئے ہیں، آپ سے مدد کی اجازت چاہی جاتی ہے، عرض کیا جاتا ہے: اجازت دیجیے! ہم ان باغیوں کو اُنجام تک پہنچادیں گے، آپ پھر بھی کوئی

1... تحفہ اشاعرة، مطاعن عثمان رَضِيَ اللہُ عَنْہُ، طعن دہم، صفحہ: 327۔

2... وسائل، بخشش، صفحہ: 584۔

اقدام نہیں کرتے، تقدیر پر راضی رہتے ہیں، آپ کی سیرتِ پاک کا یہ پہلو وہ ہے جو اللہ پاک کے نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کمالِ مشابہت رکھتا ہے، وہ وقت بھی تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا جا رہا تھا، جبریل امین علیہ السلام حاضر ہوتے ہیں، عرض کرتے ہیں: اے ابراہیم علیہ السلام! کوئی حاجت ہو تو فرمائیے! فرمایا: حاجت تو ہے تم سے نہیں ہے، عرض کیا: جس سے حاجت ہے اسی سے عرض کیجیے! فرمایا: اللہ پاک جانتا ہے، میرے مانگنے کی حاجت نہیں ہے۔

داتا حضور فرماتے ہیں: وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے جو تسلیم و رضا کے اتنے بلند مقام پر پہنچے ہوئے تھے، جبریل علیہ السلام مدد کے لیے حاضر ہوتے ہیں، آپ مدد نہیں لیتے، اللہ پاک کی لکھی ہوئی تقدیر پر راضی رہتے ہیں، ادھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں، مشکل ہے، پریشانی ہے، امتحان ہے، حضرت مولیٰ علی، امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہما مدد کے لیے آتے ہیں مگر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ان کی مدد نہیں لیتے بلکہ اللہ پاک کی لکھی ہوئی تقدیر پر راضی رہ رہے ہیں۔⁽¹⁾ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی یہی وہ عظیم شان ہے جس کو بیان کرتے ہوئے اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِنَّا نُسَبِّهُهُ عُثْمَانَ بِاَبِينَا اِبْرَاهِيْمَ بے شک ہم عثمان کو اپنے والد ابراہیم علیہ السلام کے مشابہہ سمجھتے ہیں۔⁽²⁾

یعنی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی سیرت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جھلک موجود ہے۔ سُبْحٰنَ اللّٰہ! یہ کتنی بڑی شان ہے...!!

1... کشف المحجوب، صفحہ: 86 و 87 خلاصہ۔

2... مسند الفردوس، جلد: 1، صفحہ: 55، حدیث: 152۔

اللہ سے کیا پیار ہے عثمان غنی کا | محبوب خدا یار ہے عثمان غنی کا
جس آئینہ میں نور الہی نظر آئے | وہ آئینہ رخسار ہے عثمان غنی کا⁽¹⁾

وضاحت: حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اللہ پاک سے بے پناہ محبت کرنے والے، محبوبِ خدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے دوست اور صحابی ہیں، آپ کا چہرہ مبارک ایسا روشن ہے کہ اس میں نورِ الہی کی چمک رہتی ہے۔

اللہ پاک کی رضا میں راضی رہیے!

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہمارے لیے سبق ہے، دیکھیے! کتنا مشکل مرحلہ تھا 40 دن حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے محاصرے میں گزارے، بھوک پیاس برداشت فرمائی، اس دوران بھی آپ روزے رکھتے رہے، نہایت اطمینان کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہے، انتہائی مشکلات اٹھانے کے باوجود دُخون بہانے پر راضی نہ ہوئے بلکہ اللہ پاک کی رضا میں راضی اور صابر رہے۔

کاش! ہمیں بھی یہ جذبہ نصیب ہو جائے، افسوس! ہمارے ہاں شور بہت مچایا جاتا ہے، بے صبری بہت کی جاتی ہے، مَعَاذَ اللّٰهِ! اللہ پاک سے شکوے کیے جاتے ہیں (اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ!)، ہماری مشکلات کیا ہیں؟ ایک وقت کا کھانا نہ ملے، ہم بے صبرے ہو جاتے ہیں، نوکری چھوٹ جائے، کام بند ہو جائے، چند دن آمدن بالکل ختم نہیں بس تھوڑی کم ہی ہو جائے، ہم بے صبرے ہو جاتے ہیں، ذرا سسر میں دَرَد ہو جائے، ہائے ہو شروع ہو جاتی ہے، کوئی بیماری آجائے، ناشکری کرنے لگ جاتے ہیں۔ اللہ پاک ہمارے حال پر رحم فرمائے، کاش! ہمیں تسلیم و رضا کی دولت نصیب ہو جائے، ہر وقت، ہر لمحہ اللہ پاک کی رضا میں راضی رہنے والے بن جائیں۔

گو یہ بندہ نکما ہے بیکار، اس سے لے فضل سے رَبِّ عَفَّار
کام وہ جس میں تیری رضا ہے، یا خدا! تجھ سے میری دُعا ہے
میری بک بک کی عادت مٹا دے اور آنکھیں حیا سے جھکا دے
صدقہ عثمان کا جو باحیا ہے، یا خدا! تجھ سے میری دُعا ہے (1)

(3): عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی مالی قربانیاں

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے جس شان کے ساتھ، جس بے مثال صبر و استقامت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اللہ پاک کی راہ میں جان قربان کی، یہ آپ ہی کا خاصہ ہے، اسی طرح آپ کی مالی قربانیوں کا ذکر کیجیے! اس میں بھی آپ بے مثل و بے مثال نظر آتے ہیں، آپ وہ شان والے صحابی ہیں، جنہوں نے ایک بار نہیں بلکہ بار بار خُود مالکِ جنت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے باقاعدہ جنت خریدی ہے ﴿بُرِّرُومَه﴾ (یعنی رُومَه نامی کنواں) خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کیا ﴿مسجدِ حرام شریف کی توسیع کے لیے جگہ خرید کر پیش کی﴾ جیشِ عسرت (یعنی غزوہ تبوک کے وقت لشکر) کے لیے دل کھول کر مال و اسباب پیش کیے اور پیارے آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے جنت کی خوشخبری پائی۔

اے اللہ پاک! عثمان سے راضی ہو جا...!!

روایت ہے: غزوہ تبوک کا موقع تھا، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ کا لشکر سَفَر پر تھا، راستے میں ایک مقام پر بہت مشکل پیش آئی، کھانے پینے کی اشیاء ختم ہو گئیں، شدید گرمی (Intense Heat) تھی، بھوک اور پیاس کی شدت



ہوئی، اس حالت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے چہروں پر افسردگی (Unhappiness) کے آثار دکھائی دینے لگے جبکہ منافق اس حالت کو دیکھ کر خوش ہو رہے تھے۔

پیارے آقا، کمی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب یہ صورتِ حال دیکھی تو غیب کی خبر دیتے ہوئے فرمایا: اللہ پاک کی قسم! سورج غروب ہونے سے پہلے اللہ پاک تمہارے پاس رزق بھیج دے گا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی لشکر میں موجود تھے، آپ رضی اللہ عنہ نے جب یہ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنا تو فوراً انتظام کرنا شروع کیا، آپ نے غلے سے بھرے ہوئے 7 اونٹ خرید کر پیارے آقا، کمی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر کر دیئے، جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یہ اونٹ دیکھے تو ان کے چہروں پر خوشی پھیل گئی، دوسری طرف منافقوں کے چہرے نمگین ہو گئے۔ سرورِ عالم، نُوْرِ مَجْسَمِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں جب وہ 7 اونٹ پیش کئے گئے تو فرمایا: یہ کیا ہے؟ کس کی طرف سے ہے؟ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں تحفہ (Gift) پیش کیا ہے۔

راوی کہتے ہیں: پیارے آقا، کمی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ بات سنی تو میں نے خود دیکھا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور اتنے بلند کیے کہ سر مبارک سے اوپر ہو گئے، پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے لیے ایسی دُعا فرمائی کہ آپ کو ایسی دُعا کبھی کسی کے لیے کرتے نہیں دیکھا۔⁽¹⁾

ایک روایت میں ہے: آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے دعا کی: اے اللہ پاک! میں عثمان سے راضی ہوں تو بھی اس سے راضی ہو جا۔ (1)

حضرت ابو سعید خدری رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں: میں نے پیارے آقا، مدینے والے مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو دیکھا! آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رات بھر حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے لیے یہ دُعا کرتے رہے: اے اللہ پاک! میں عثمان سے راضی ہو اؤ تو بھی اس سے راضی ہو جا۔ (2)

اللہ سے کیا پیار ہے عثمان غنی کا | محبوب خدا یار ہے عثمان غنی کا
گرمی یہ یہ بازار ہے عثمان غنی کا | اللہ خریدار ہے عثمان غنی کا (3)

عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی خوش بختی

اے مہاشقانِ رسول! حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی خوش بختی دیکھیے! قابلِ رشک بات ہے، پیارے رسول، رسولِ مقبول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ساری رات آپ کے لیے دُعا فرمائی: یا اللہ! میں عثمان سے راضی ہوں، تو بھی اس سے راضی ہو جا۔
اللہ اکبر! جس سے محبوبِ خدا، دو عالم کے آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ راضی ہو جائیں، اسے اور کیا چاہیے...!!

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم | خدا چاہتا ہے رضائے مُحَمَّد (4)

1... فضائل الصحابة احمد بن حنبل، جز: 1، صفحہ: 484، حدیث: 784۔

2... تاریخ مدینہ دمشق، جلد: 39، صفحہ: 54۔

3... ذوق نعت، صفحہ: 80 ملقطاً۔

4... حدائق بخشش، صفحہ: 65۔

وضاحت: اس شعر میں اعلیٰ حضرت، امام عشق و محبت رحمۃ اللہ علیہ نے اُس حدیثِ پاک کی طرف اشارہ فرمایا جس میں یہ بیان ہے کہ قیامت والے دن اللہ پاک سب اگلوں اور پچھلوں کو جمع کر کے اپنے محبوب سے فرمائے گا: كُلُّ أَحَدٍ يَطْلُبُ رِضَائِي وَأَنَا أَطْلُبُ رِضَاكَ یعنی اے محبوبِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ سب میری رضا چاہتے ہیں لیکن اے میرے محبوب! میں تیری رضا چاہتا ہوں۔⁽¹⁾

رِضَائِ مِصْطَفٰی لَنَا مَعْمُوْلٰی بَات نٰہِیْنَ

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھیے! محبوبِ خدا، سرورِ انبیاء صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضائلِ جانا کوئی عام بات نہیں، بہت بڑی فضیلت ہے۔ امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آخرت میں اللہ پاک کی طرف سے اُہلِ جَنَّتِ کو جو سب سے بڑا انعام ملے گا، وہ اللہ پاک کی رضا ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ اللہ پاک کی رضا ملتی کیسے ہے؟ سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بہم عہد باندھے ہیں وَضَلِ اَبَدِ کَا | رِضَائِ خُدا اور رِضَائِ مُحَمَّدٍ (2)

وضاحت: ایک ہے اللہ پاک کی رضا، ایک ہے محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا، ان دونوں (یعنی رِضَائِ خُدا اور رِضَائِ مِصْطَفٰی) نے آپس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے یہ پختہ وعدہ کیا ہوا ہے کہ دونوں ساتھ ساتھ ہی رہیں گے، یعنی جسے اللہ پاک کی رضا چاہیے، وہ محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو راضی کر لے، جس سے محبوبِ خدا، مُحَمَّدٍ مِصْطَفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم راضی ہو گئے، خُدا نے دو جہاں بھی اُس سے راضی ہو جائے گا۔

1... تفسیر کبیر، پارہ: 2، البقرہ، زیر آیت: 142، جلد: 2، صفحہ: 82۔

2... حدائقِ بخشش، صفحہ: 65۔

معلوم ہوا جس سے اللہ پاک کے محبوب نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی ہو جائیں، وہ آخرت کے سب سے بڑے انعام یعنی اللہ پاک کی رضا کا مستحق ہو جاتا ہے اور اللہ پاک کے فضل سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ وہ بلند رتبہ صحابی ہیں کہ رسولِ اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساری رات آپ کے لیے دُعا فرمائی: یا اللہ پاک! میں عثمان سے راضی ہوں، تو بھی اس سے راضی ہو جا۔

اندازہ لگائیے! یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی کتنی بڑی فضیلت ہے۔

اللہ سے کیا پیار ہے عثمان غنی کا	محبوبِ خدا یار ہے عثمان غنی کا
گرمی پہ یہ بازار ہے عثمان غنی کا	اللہ خریدار ہے عثمان غنی کا (1)

رضائے مصطفیٰ پانے کی کوشش کیجیے!

اے عاشقانِ رسول! ہمیں بھی چاہیے! ہم بھی محبوبِ خدا، سردارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو راضی کرنے کی کوشش کریں ❁ نیک کام کریں ❁ گناہوں سے بچیں ❁ درودِ پاک پڑھیں ❁ ذِکْرُ اللہ کریں ❁ قرآنِ کریم کی کثرت سے تلاوت (Recitation) کریں ❁ مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دکھیری اُمت کا غم بانٹا کریں ❁ عاشقانِ رسول کے ساتھ ہمدردی کیا کریں ❁ دوسروں کے کام آیا کریں، ایسا کریں گے تو ان شاء اللہ الکَرِیم! اللہ پاک کے پیارے نبی، مُحَمَّدِ عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سے راضی ہو جائیں گے، اگر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی ہو گئے تو ان شاء اللہ الکَرِیم! اللہ پاک بھی راضی ہو جائے گا۔

کام وہ لے لیجئے! تم کو جو راضی کرے | ٹھیک ہونا مِ رضائے تم پہ کروڑوں درود (2)

1... ذوقِ نعت، صفحہ: 80 ملقطاً۔

2... حدائقِ بخشش، صفحہ: 271۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے 3 اعلیٰ اوصاف ہیں: (1): آپ اللہ پاک کی رضا کے طلب گار (2): تقدیر پر راضی رہنے والے (3): اور اللہ و رسول کے نام پر جانی و مالی قربانیاں پیش فرمانے والے۔ اللہ پاک ہمیں بھی ان نیک کاموں کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

یوم عثمان غنی منائے!

پیارے اسلامی بھائیو! 18 ذوالحجہ کو مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا یوم شہادت ہے، گھر میں، آفس میں، دکان پر جہاں ہو سکے، آپ کی یاد منائے! آپ کے ایصالِ ثواب کے لیے فاتحہ شریف پڑھیے! شیرینی وغیرہ تقسیم فرمائیے! زہے نصیب! آپ کے ایصالِ ثواب کے لیے مختصر سی محفل کروالیجیے! گھر میں بھی اہتمام فرمائیے! شیخ طریقت، امیر اہل سنت و امت بزرگائیم الغالیہ کا رسالہ ہے: کرامات عثمان غنی۔ سب اہل خانہ کو جمع کر کے یہ رسالہ پڑھ کر سنائیے! ان شاء اللہ الکریم! برکتیں نصیب ہوں گی۔ اللہ پاک اپنے پیاروں کا صدقہ ہمیں نیک بنادے اور ہم سب نیکیوں کے پابند بنیں اور دوسروں کو نیکیوں کی طرف لانے والے بن جائیں۔ آمین بجاہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلَی مُحَمَّدٍ

دعوتِ اسلامی کے ایک شعبے کا تعارف: خدام المساجد و المدارس المدینہ

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کے آخری نبی کلمی مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب ہجرت فرمائی تو اسلام کی سب سے پہلی مسجد کی تعمیر کروائی جس کو اب بھی مسجدِ قبا کے نام سے جانا جاتا ہے، مسجدِ قبا کی تعمیر سے شروع ہونے والا یہ سلسلہ اسلام کے پھیلنے کے ساتھ ساتھ

بڑھتا رہا اور الحمد للہ! آج دنیا بھر میں لاکھوں مساجد موجود ہیں۔ خود سلطانِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام و بزرگانِ دین نے تعمیرِ مسجد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ بزرگانِ دین کی روش پر چلتے ہوئے، شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کے فیضان سے مساجد اور مدارس کی تعمیرات کے لیے ایک شعبہ بنام خدام المساجد والمدارس المدینہ قائم ہے۔ اس شعبے کے تحت دیہاتوں میں، نیو سوسائٹیز میں اور جہاں بھی عاشقانِ رسول کی مساجد نہیں وہاں مساجد کی تعمیرات کا سلسلہ کیا جاتا ہے۔ تاکہ وہاں کے لوگ آسانی سے نماز ادا کر سکیں اور بچوں کو قرآن کریم کی تعلیم دی جاسکے۔

الحمد للہ! اس شعبے کی کاوشوں سے تقریباً 1 ہزار سے زائد مساجد و مدارس المدینہ قائم کیے جا چکے ہیں۔ 70 سے 80 مساجد و مدارس زیرِ تعمیر ہیں اور 200 سے زائد پلاٹس موجود ہیں جہاں عنقریب مساجد کی تعمیر کا سلسلہ شروع کیا جائے گا۔ جگہ خریدنے سے لے کر مکمل ہونے اور نمازوں کی ادائیگی تک کے تمام معاملات مفتیانِ کرام کی زیرِ نگرانی سرانجام دیئے جاتے ہیں۔ یونہی جن علاقوں میں مدارس کی ضرورت ہو یا مخیر حضرات مدارس کے لیے جگہ عطیہ کریں، وہاں مدارس کی تعمیرات کا مکمل انتظام اسی مجلس کی زیرِ نگرانی کیا جاتا ہے۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کے اس شعبے کو ترقیاں نصیب فرمائے۔

أَمِينٌ بِجَاهِ خَاتِمِ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

اے عاشقانِ رسول! مکتبۃ المدینہ نے مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی سیرت اور فضائل و کرامات پر مشتمل زبردست رسالہ بنام؛ کرامات عثمان غنی (مع دیگر حکایات) شائع کیا ہے، اسی طرح حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے تعارف اور آپ

کے جنتی ہونے کے حوالے سے بھی ایک رسالہ بنام: حضرت عثمان بھی جنتی جنتی۔ شائع کیا ہے۔ مکتبۃ المدینہ سے یہ رسائل قیمتاً طلب فرمائیے، خود بھی مطالعہ کیجیے دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔

محرم شریف کے قافلوں کی ترغیب

پیارے اسلامی بھائیو! شہدائے کربلا اور امام حسین رضی اللہ عنہ کی خدمت عالیہ میں ثواب کا نذرانہ پیش کرنے کے لیے دعوت اسلامی کے مبلغین اللہ کی راہ میں سفر کر کے نیکی کی دعوت عام کرتے ہیں، علم دین سیکھتے سکھاتے ہیں۔ ہر سال کی طرح اس سال بھی 8، 9، 10 محرم شریف 1448 ہجری شہدائے کربلا کے ایصالِ ثواب کے لیے قافلے سفر کریں گے۔ آپ بھی 3 دن قافلے میں سفر کرنے کی نیت فرمالیجیے۔ اللہ پاک عمل کی توفیق نصیب فرمائیے۔

آمِينَ بِجَاهِ خَاتِمِ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: مَنْ أَحَبَّ سُنَّتِي فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔⁽¹⁾

کم کھانا سنت ہے

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جب بندہ اپنے کھانے میں کمی کرتا ہے تو اس کا سینہ نُور سے بھر دیا جاتا ہے۔⁽¹⁾

اے عاشقانِ رسول! کم کھانا سنت ہے ﴿﴾ ہمارے پیارے آقا، کی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھوک سے کم کھایا کرتے تھے ﴿﴾ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب تک دُنیا میں تشریف فرما رہے، کبھی لگاتار 2 راتیں پیٹ بھر کر نہ کھایا ﴿﴾ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھوک کے سبب پیٹ پر پتھر باندھا کرتے تھے۔

کھانے کی مقدار کے متعلق احکام: ﴿﴾ بھوک رکھ کر کھانا سنت ہے ﴿﴾ جتنی بھوک ہے، اتنا کھا لینا مُباح ہے (یعنی اس میں نہ گناہ ہے، نہ ثواب) ﴿﴾ پیٹ بھر کر اتنا کھانا کہ پیٹ خراب ہونے کا گمان ہو، حرام ہے ﴿﴾ پیٹ بھر کر اتنا کھانا کہ پیٹ خراب ہونے کا اندیشہ نہ ہو، مکروہ ہے ﴿﴾ غِذَا میں اتنی کمی کر دینا کہ فرائض کی ادائیگی میں خلل آئے، ناجائز ہے۔⁽²⁾

مختلف سنتیں سیکھنے کے لیے مکتبۃ المدینہ کی بہارِ شریعت جلد: 3 سے حصہ 16 اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت مولانا الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہِ کا 91 صفحات کا رسالہ 550 سنتیں اور آدابِ خرید فرمائیے اور پڑھئے۔ سنتیں سیکھنے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھر سفر بھی ہے

سنتیں سیکھنے تین دن کے لیے | ہر مہینے چلیں، قافلے میں چلو

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بِجَاہِ خَاتِمِ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّدٍ

1... جامع صغیر، صفحہ: 35، حدیث: 469۔

2... بہارِ شریعت، حصہ: 16، جلد: 3، صفحہ: 374 ملخصاً۔